مولای صل وسلم دائماً ابداً　　درسِ حدیث　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔

علاج معالجہ کر لینا چاہیے مگر شفاء صرف اللہ دیتا ہے

تعویذات پر ابن مسعودؓ اور اُن کی اہلیہؓ میں مکالمہ، جنات اور جادُو کا دفعیہ جائز ہے

زمانۂ جاہلیت کے تعویذات اور جھاڑ پھونک شرکیہ چیزیں ہیں اِسلام کے زمانہ کی جائز ہیں

مدفون جادُو کو نکال کر بے اَثر کرنا

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 61 سائیڈ A 1986 - 08 - 22)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے یہ کہ دَوا کی جائے، دواؤں میں یہ ذکر آتا ہے کہ فلاں دَوا اَور نام لیے گئے کہ اُس کی یہ تاثیر ہے ایک طریقۂ علاج دُنیا میں چلا آرہا ہے تعویذات وغیرہ کے ذریعے سے بھی، پہلے زمانے میں جو تعویذات ہوتے تھے وہ تو کفریہ کلمات پر مشتمل تھے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے منع فرمادیا کہ اِن کا استعمال نہ کرو۔

حضرتِ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی اہلیہ محترمہ ہیں اُن کا اسمِ گرامی ہے زینب وہ فرماتی ہیں کہ عبداللہ آئے اُنہوں نے میری گردن میں ایک دھاگا دیکھا پوچھنے لگے یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ دھاگا ہے پڑھا گیا ہے اِس پر، کہنے لگیں کہ اُنہوں نے لیا اَور اُسے کاٹ دیا اِرشاد فرمایا کہ تم عبداللہ کے

گھرانے والو یہ شرک سے مُبَرَّ اء ہیں افعالِ شرک سے ہٹے ہوئے ہیں۔میں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے اِرشاد فرمایا اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ یہ رُقیہ جھاڑ پھونک تَمِیْمَۃٌ تعویذ یعنی جو گردن میں لٹکا دیا جائے اَور تِوَلَۃٌ یہ تِوَلَۃٌ بھی ایک طرح کا دھاگا پڑھا جاتا تھا اَور عورتیں پڑھواتی تھیں اپنے لیے کہ شوہر کی نظرِ اِلتفات اِس طرف رہے۔یہ تمام چیزیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادی تھیں وہ فرمارہے ہیں اِس لیے تم نہ کرو بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ شِرْکٌ یہ اَفعال جو ہیں یہ شرک ہیں۔یہ فرمانے لگیں کہ میں نے کہا کہ آپ یہ باتیں کہہ تو رہے ہیں لیکن میرے ساتھ ایک تجربہ گزرا ہے وہ یہ ہے کہ میری آنکھ میں تکلیف ہوجایا کرتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی وہ یہودی اُس پر دَم کردیتا تھا،اُس کے بعد سکون ہوجاتا تھا وہ تکلیف جاتی رہتی تھی۔

حضرتِ عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یہ شیطانی کام تھا اِس کی جھاڑ پھونک سے وہ (عارضی طور پر) رُک جاتی تھی لیکن جھاڑ پھونک یہودی کی خدا جانے جائز کلمات سے ہوتی تھی یا ناجائز کلمات سے ہوتی تھی اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِتنا کافی تھا کہ جو رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے وہ کلمات تم پڑھ لو اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا [1] یہ شدت دُور فرمادے رَبَّ النَّاسِ اے لوگوں کے پروردگار وَاشْفِ اَور شفاء عطاء فرما اَنْتَ الشَّافِیْ تو ہی شفاء دینے والا ہے لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُكَ تیری ہی شفاء فقط شفاء ہے باقی کسی سے شفاء حاصل ہو ہی نہیں سکتی تو ایسی شفاء عطا فرما لَا یُغَادِرُ سَقَمًا جو کوئی بیماری نہ چھوڑے مکمل شفاء عطا فرما۔یہ کہہ لیا کرو یہ کافی ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے کلمات ہیں۔

اَثرات کا دفعیہ جائز ہے :

اِسی طرح سے ایک طریقہ تھا نُشْرَۃٌ اور نُشْرَۃٌ یہ دفعیہ کو کہا جاتا تھا دفاع کرنا دفعیہ کرنا کسی چیز کا اَور جن کا دفعیہ ہو وہ بھی نُشْرَۃٌ ،جادُو کا ہو وہ بھی نُشْرَۃٌ اَور جادُو بغیر جن کے عمل دخل کے ہوتا نہیں اِس میں شیطانی قسم کی چیزیں جو ہیں وہ استعمال میں آتی ہیں۔تو اُس زمانے میں جو اُن کی دُعائیں تھیں اُن میں کوئی احتیاط شرک وغیرہ کی تو تھی ہی نہیں وہ اِن کے ذریعے سے دفاع کیا کرتے تھے مدافعت کرتے تھے جن کی ہو یا

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۹

جادُو کی۔تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا کہ یہ شیطانی کام ہے **فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ** [1] تو کچھ حضرات نے تو اِس کا بعینہٖ یہی مطلب لیا خصوصًا جو حضرات ردِّ بدعات میں بہت آگے بڑھ گئے اُنہوں نے اِسی طرح کا مطلب لیا ہے کہ یہ جائز ہی نہیں چاہے جائز دُعاؤں کے ذریعے سے ہو۔آج سعودی عرب میں کوئی گلے میں تعویذ نہیں ڈال سکتا کسی بچے کے بھی نہیں ڈالا جاسکتا اگر وہ دیکھ لیں گے تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ شرک ہے اُور کاٹ دو۔

جھاڑ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا :

دُوسری طرف دُوسری روایات دیکھی جائیں جو صریح روایات اُور صحیح اَحادیث ہیں بلکہ بخاری شریف میں آتی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز ہے اِسی طرح رسول اللہ ﷺ سے دُوسری روایت میں جو آتا ہے بچھو کی جھاڑ تو جھاڑ کے اَندر کلمات ایسے استعمال ہوتے ہیں جن کا ترجمہ کسی کو بھی نہیں آتا مطلب ہی نہیں سمجھ میں آتا تو ایسے کلمات کہ جن کا مطلب سمجھ میں نہ آتا ہو اگر اہل اللہ نے استعمال کیے ہیں علماء نے استعمال کیے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔

ایک لفظ آتا ہے تعویذات میں بھی لکھا جاتا ہے **اَھْیًا اِشَرَاھِیًا** یہ چلا آرہا ہے علماء بھی استعمال کرتے آئے ہیں **بُدُّوحْ** یہ استعمال کرتے آئے ہیں اُور کچھ ایسے بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیے گئے کہ جناب یہ ہے جس سے ہم جھاڑتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں صحیح قرار دیا کہ ٹھیک ہے کرتے رہو ایسے ہی **شَجَّۃٌ قَرْنِیَّۃٌ مِلْحَۃُ بَحْرٍ قَفْطَۃٌ** اَب اِس کا ترجمہ کوئی سمجھ میں نہیں آتا الگ الگ لفظوں کا ترجمہ کیا جائے تو ہو جائے گا لیکن عبارت کا مطلب نکالا جائے تو کچھ بھی نہیں سمجھ میں آتا بلکہ **قَفْطَۃٌ** اُس کے بارے میں بھی تحقیق ہی کی جائے گی کہ کیا مطلب ہے؟ مگر یہ مفید ہے جھاڑ کے لیے بچھو کاٹے کی اُور رسول اللہ ﷺ نے بتلائی کہ یہ ٹھیک ہے تو وہ ٹھیک ہی ہے چاہے اُس کا مطلب نہ سمجھ میں آرہا ہو۔تو دیکھا یہ جائے گا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے یا بعد کے علمائے کرام نے اُن چیزوں کو استعمال فرمایا ہے یا نہیں، اگر استعمال فرمایا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ٹھیک نہیں روک دیا جائے گا اُس سے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۳۸۹

قرآنی آیات یا سورۃ کو بطورِ جھاڑ پڑھا جاسکتا ہے :

اَور قرآنِ پاک کی آیات سے جھاڑ ثابت ہے سفر کرتے ہوئے صحابۂ کرامؓ ایک جگہ گزرے وہاں دیکھا اُن سے کہا کہ بھئی ہم لوگ جارہے ہیں ہمارا وفد ہے یا قافلہ ہے تو تم لوگ حسبِ معاہدہ ہمارے کھانے پینے کا اِنتظام کرو، تو اِس طرح کے معاہدے تھے کہ اگر مسلمان اُدھر سے گزریں تو وہ لوگ مہمان نوازی کریں گے اَور اگر وہ لوگ اِدھر سے گزریں یا مسلمانوں کی بستی سے گزریں تو مسلمان مہمان نوازی کریں گے آپس میں کوئی تعلقات نہ ہوں پھر بھی معاہدہ ہونا کافی تھا۔ کون سے قبیلے کے ہیں کہاں سے آئے ہیں کون لوگ ہیں یہ پہچان ہو جائے تو اُس کے بعد اُن کے لیے کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا تھا مگر اُن لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں کھلاتے پلاتے اَب اِن کے پاس کہاں اِتنا راشن تھا کہ یہ کچھ کھا پی لیتے جس حال میں تھے رَہے۔ اَب اُس قبیلے کا سردار جو تھا اُس کے بچھو نے کاٹ لیا یا سانپ نے کاٹ لیا لُدِغَ اُس میں وہ بیتاب تھا دوائیں استعمال کیں کوئی فائدہ نہیں ہوا جو کچھ آس پاس کے لوگ جانتے ہوں گے جھاڑ پھونک بھی کی ہو گی فائدہ کوئی نہیں ہوا وہ کہنے لگے کہ یہ لوگ جو آئے ہوئے ہیں باہر ٹھہرے ہوئے اِن سے پوچھو اِن میں کوئی جھاڑنے والا ہو، تو اُنہوں نے آکر پوچھا تو ایک صحابی نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں جھاڑ، کہنے لگے پھر آؤ جھاڑ دو۔

ضرورت کی وجہ سے صحابی کا بلا معاوضہ جھاڑ سے اِنکار :

اِنہوں نے کہا ایسے نہیں جھاڑوں گا جب تک تم ہمارے سے طے نہیں کرو گے معاملہ، کیا چاہتے ہو؟ اُنہوں نے کہا اِتنی بکریاں دو ہمیں۔ اَب اُنہوں نے مہمان نوازی سے اِنکار کر دیا تھا لہٰذا اُن سے بات یہ کی جاسکتی تھی اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اِتنی دے دیں گے جتنی مانگتے ہیں قَطِيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ بکریوں کا ایک ریوڑ پچیس کا ہو تیس کا ہو جس پر بولا جاتا تھا اُس محاورے میں عرفِ عام میں وہ طے ہو گیا اَب یہ گئے اَور اِسی طرح سے تُھتکارتے رہے پڑھتے رہے تُھتکارتے رہے کوئی لعاب بھی گویا اُس کے ساتھ لگتا رہا اُس کے جسم کو، چند مرتبہ اِنہوں نے پڑھا اُس سے وہ ٹھیک ہو گیا ایسے ہو گیا كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ جیسا کہ اُس کے کوئی بند تھا وہ کُھل گیا اَور چلنے لگا کوئی بے چینی نہیں تھی ٹھیک ٹھاک وَمَا بِهٖ قَلَبَةٌ [1] اُنہوں نے اپنا جو تھا وعدہ پورا کیا، یہ آگئے۔

---

[1] بخاری شریف ص ۸۵۶

ذہنوں میں جھاڑ پھونک کی قباحت کی وجہ :

حدیث شریف میں ایک جملہ آتا ہے کہ ہم میں سے ایک صاحب بولے کہ میں یہ جھاڑ جانتا ہوں اَور مَــا کُـنَّـا ...... بِـرُقْیَتِـہٖ ہم اُن کے اُوپر یہ اِتہام نہیں لگا سکتے تھے یہ عیب نہیں لگا سکتے تھے کہ وہ جھاڑ پھونک جانتے ہیں یعنی مسلمانوں کے ذہن میں جھاڑ پھونک کی طرف سے ایسا بُعد پیدا ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ کی اِن تعلیمات اَور اِن اِرشادات کی وجہ سے کہ اُنہوں نے کہا کہ یہ عیب ہم اُس پر نہیں لگا سکتے تھے کہ وہ جھاڑ پھونک جانتا ہو۔

دَم کرنے کی اُجرت جائز ہوئی یا نہیں :

اَب کچھ نے کہا کہ (یہ اُجرت) اِستعمال کرلو کچھ نے کہا کہ ابھی ٹھیک نہیں ہے، ذرا رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں گے کہ یہ جو ہم نے قرآنِ پاک پڑھا ہے آیتیں پڑھ کر دَم کی ہیں اَور پھر اُس پر انہوں نے یہ ایک طرح کی اُجرت لی ہے اَور طے کر کے لی ہے یہ ہمارے لیے جائز ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے تو جنابِ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب پہنچنا ہوا دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا پڑھا تھا تم نے، تو اِنہوں نے بتا دیا کہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتا رہا اَور اِس طرح سے تُھتکارتا رہا پڑھتا رہا اَور تُھتکارتا رہا تو اُس سے وہ ٹھیک ہو گئے رسول اللہ ﷺ ہنسے بھی ہیں اِس واقعہ پر اَور پھر یہ بھی دریافت فرمایا کہ تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ جھاڑ کا کام بھی دیتی ہے یہ سورۂ فاتحہ مَـا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ [1] اَب اُس میں اِیَّــاکَ نَـعْبُدُ وَاِیَّـاکَ نَسْتَعِیْنُ آتا ہے تو تمام چیزوں میں مدد خدا سے لی جا سکتی ہے اِسی آیت پر نیت کر لی ہو بیماری کے دُور ہونے کی کسی اَور آیت پر نیت کی گئی ہو بیماری کے دُور ہونے کی پوری سورت پر نیت کر لی ہو تو فائدہ بہرحال اُس سے ہو گیا۔

نبی علیہ السلام کا جواب :

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُسے منع نہیں فرمایا بلکہ اُس پر رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب یہ قصہ سُنا تو اِس پر ہنسی آئی اَور جو کچھ اُنہیں مِلا تھا اُس کو جائز قرار دیا جو کچھ لیا تھا اِرشاد فرمایا وہ ٹھیک ہے۔

---

[1] بخاری شریف ص ۸۵۴

تو اِس پر ایک اَور حدیث آتی ہے اُس میں ہے اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ [1] اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سب سے زیادہ اِس بات کا حق کہ تم اُس پر اُجرت لو وہ کتاب اللہ ہے کیونکہ عقلاً یہ ہے کہ کتاب اللہ قیمتی چیز ہے اُس کے اُوپر جو بھی کچھ تم لے لو وہ دُرست ہوگا وہ کم قیمت ہی ہوگی اُس کی پوری قیمت تو کوئی دے ہی نہیں سکتا ہے۔ تو اِس وجہ سے ہمارے یہاں جو غیر مقلد لوگ ہیں وہ بھی تعویذ دیتے ہیں جھاڑ پھونک کرتے ہیں عملیات کرتے ہیں کوئی اُس میں وہ عیب نہیں سمجھتے۔

خود آپ ﷺ نے مدفون جادُو کو نکال کر بے اَثر کیا :

پھر خود آقائے نامدار ﷺ پر جب جادُو ہوا ہے تو اُس وقت وہ آیتیں اُتریں دو سورتیں اُتریں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لے گئے بتایا گیا کہ فلاں جگہ وہ چیزیں مدفون ہیں وہاں سے وہ چیزیں نکالی گئیں اُس میں یہ بھی سمجھ میں آتا ہے اِس سے کہ جادُو کی جو چیزیں مدفون ہوتی ہیں وہ نکالنی پڑتی ہیں اُن کو بے اَثر کرنا بڑا ضروری ہے پھر وہ اَثرات ختم ہوجاتے ہیں وہ کسی بھی طرح بے اَثر ہوجائیں۔

جادُو کو جادُوگر پر پلٹ دینا :

اَور دُوسرا طریقہ جو ہے وہ ہے لَوٹ دینے کا۔ اُس حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا اَفَلَا تَنَشَّرْتَ کیا آپ نے نُشْرَۃٌ نہیں کیا مطلب ہے دفاع نہیں کیا مدافعت نہیں کی مدافعت کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اُدھر سے وہ، اِدھر سے اُس کے مقابلے میں زور لگایا جائے اَور لَوٹ دیا جائے عمل۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَمَّا اللّٰہُ فَقَدْ شَفَانِیْ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو شفاء دے دی وَکَرِھْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا یہ میں نے پسند نہیں کیا کہ لوگوں پر ایک شر پیدا کروں اَور لوٹنے میں یہ بھی ہوسکتا تھا کہ وہ کہتے کہ اِنہوں نے جادُو کیا ہے یا اَور کوئی چیز اِس قسم کی پیدا ہوجاتی یا اُس کا نام واضح ہوجاتا تو اُس سے ایک طرح کی خرابی پیدا ہوسکتی تھی تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے تو شفاء دے دی۔

---

[1] بخاری شریف ص ۸۵۴

خواب میں دوفرشتوں کے ذریعہ جادُو کی اطلاع :

تھا کون وہ (خبر دینے والا) تو دوفرشتے (آپ کے خواب میں) اللہ نے بھیجے (انہوں نے باہم) گفتگو کی اِس گفتگو میں صاف پتہ چل گیا تھا رسول اللہ ﷺ کہ کس نے کیا ہے مَنْ طَبَّہٗ تو لبید ابن اعصم یہودی نے کیا ہے، کہاں ہے وہ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانْ میں ہے، کس کس چیز میں ہے؟ اِن اِن چیزوں میں ہے مُشْط ہے مُشَاطَہٗ ہے اور جُبِّ طَلْعِ نَخْلَۃٍ ذَکَرٍ[1] مذکر کھجور کے خوشے کا خول وہ لے کر اُس میں یہ چیزیں کی گئیں وہاں جناب تشریف لے گئے اَور وہاں سے وہ چیزیں نکال لیں۔

جہالیت کے عملیات شرکیہ ہیں اِسلامی دَور کے نہیں :

تو اِن چیزوں سے استدلال کیا جاتا ہے کہ جو بھی کلمات ممانعت کے آئے ہیں اَور اُن میں بتایا گیا ہے کہ یہ کام شرک ہیں وہ وہ ہیں کہ جو زمانۂ جاہلیت میں ہوا کرتے تھے زمانۂ اِسلام میں پھر جو چیزیں ہونے لگیں اُن کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ اُنہیں شرک سمجھا جائے بلکہ وہ جائز ہیں۔

جادُو سے ہونے والی مردانہ کمزوری کا علاج :

اَور رسول اللہ ﷺ نے جادُو کا علاج بھی بتلایا ہے وہ بھی حدیثوں میں آتا ہے کہ سورۂ فلق و سورۂ ناس اَور آیۃ الکرسی یہ پڑھتے جائیں بیری کے پتے لے لیں سات اُن کو کوٹتے جائیں اَور یہ پڑھتے جائیں پھر اُس کے بعد کچھ پی لیں اَور نہالیں تین دن ایسے کرلیں تو یہ خاص علاج ہے خاص طرح کے جادُو کا اُس میں یہ بھی تعلیم فرمائی گئی۔

علاج تدبیر ہے شفاء صرف اللہ دیتا ہے :

تو آقائے نامدار ﷺ نے علاج کے سلسلے میں دوائیں بھی بتلائی ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے تَدَاوَوْا دوا کرو تو اِس کو استحباب کا درجہ دیا جاتا ہے یا سنت کا مگر علاج ظاہری اَور تدابیر کو مطلقاً شافی سمجھ لینا تو یہ غلط ہے شفاء اللہ تعالیٰ دیتا ہے اَلبتہ ظاہری اَسباب میں ایک چیز کا اختیار کرنا یہ جائز ہے اَور ٹھیک ہے اِس کو منع نہیں فرمایا گیا۔ اَور اِسی طرح یہ دُوسرے طریقۂ علاج جو ہیں دواؤں سے ہٹ کر جھاڑ پھونک کے ذریعے اُس میں

---

[1] بخاری شریف ص ۸۵۷ و ۸۵۸

بھی دونوں طرح کے کلمات ملتے ہیں لیکن پہلے کلمات جو ہیں اُن کا محمل ہے یہ کہ وہ زمانۂ کفر کی جو جھاڑ پھونک تھی اَور طریقے تھے وہ ٹھیک نہیں۔

کچھ ہندوانی طریقے :

یہ کان میں بُندہ ڈال لیتے ہیں اِسی طرح ہاتھ میں کڑا ڈال لیتے ہیں اَب یہ ہندوانی چیزیں ہیں یہ اِسلام کے خلاف ہیں یہ اُسی (شرکیہ کے) حکم میں آئیں گی جیسے ڈوڑا ڈال لیا جائے پڑھ کر اُس طرز کی چیزوں میں یہ آتا ہے تِوَلَۃٌ جسے کہتے ہیں۔ کان میں بُندہ لوہے کا چھلّہ وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں اُدھر کی ہیں اَور جادُو کی قسم سے تعلق رکھتی ہیں اِسلام نے وہ چیزیں ہٹادیں اَور چیزیں اِس کے بجائے آگئی ہیں جو اِن سے زیادہ قوی ہیں اَور اِن کا دفعیہ بھی ہے اُس میں اِن کا اِزالہ ہے اِن سے شفاء ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح راہ پر چلائیں۔ اختتامی دُعاء ......